رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

الفضل

قادیان

اللہ اکبر

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۵۰ | ۴ ربیع الاوّل ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۷ جون ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

امریکہ میں تبلیغ اسلام صفحہ ۲
احراریوں کی قادیان میں شرارتیں صفحہ ۳
ہندوؤں کی وطن پرستی کی حقیقت صفحہ ۴
گاندھی جی کا مشورہ سرخیوشو کو
ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے صفحہ ۵
مصلح ربانی کی طرف سے مصلح کا پیغام اقوام ہند کے نام صفحہ ۶
مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق ایک ضروری امر صفحہ ۸
فیروز والا میں کامیاب مناظرہ
ایک احمدی پولیس افسر کی بہادری صفحہ ۹
فہرست نوجوان مبائعین صفحہ ۱۰
اشتہارات و خبریں صفحہ ۱۱، ۱۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق ۱۴ جون بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالٰے کے فضل سے اچھی ہے ::

بعض منذر خوابوں کی وجہ سے مقامی بزرگان سلسلہ کی خدمت سے دُعائیں کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ بیرونی اصحاب بھی خاص طور پر دُعاؤں پر زور دیں۔ کہ خدا تعالٰے معاندین سلسلہ کے ہر ایک شر اور فتنہ کو مٹا دے ::

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا خط بنام بابا کھڑک سنگھ صاحب گورمکھی میں چھپ گیا ہے۔ احباب سکھوں میں تقسیم کرنے کیلئے بک ڈپو سے منگالیں ::

۱۵ جون حافظ محمد عمر صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب دیپالپور ضلع منٹگمری کی جماعت احمدیہ کے جلسہ کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے روانہ کئے گئے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کا ترقی کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سب لوگوں کی مخالفت کے ہوتے ہوئے اس سلسلہ کا ترقی کرنا اور دن بدن بڑھتا جاؤ خدا کی تائید کے بغیر ہو سکتا ہے کیا انسانی منصوبوں سے یہ عظیم الشان سلسلہ چل سکتا ہے ::

انسان کی عادت میں داخل ہے۔ کہ جب اس کی عادت اور عقیدہ کے خلاف کہا جائے۔ تو وہ مخالف ہو جاتا ہے۔ اور ناراض ہو جاتا ہے۔ ایک ہندو کو جب گنگا کے خلاف ذرا سی بات بھی کہی جائے۔ تو وہ دشمن بن جاتا ہے۔ پھر کل مذہب کے خلاف کہا گیا۔ وہ کیوں ناراض نہ ہوتے اور اس پر اگر خدا کی طرف سے یہ کام نہ ہوتا۔ تو تباہ ہو جاتا۔ اس قدر مخالفت کے ہوتے ہوئے اس کا سرسبز ہونا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کی دلیل ہے ::

پھر عام پیروں اور مشائخ کی طرح نہیں۔ کہ نذر و نیاز سے ہی کام ہے۔ خواہ وہ چوری کی ہی ہو۔ اور کچھ بھی خدا تعالٰے کی سچی شریعت کے متعلق نہیں بتاتے۔ بلکہ بتاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ وہ اس قدر جرأت نہیں کر سکتے۔ کہ ایک چور مرید کو چوری کرنے سے منع کر سکیں یا سود خوار یا بدکار کو اس کے عیبوں سے آگاہ کر سکیں۔ دُنیا کے گدی نشینوں اور مہنتوں کا اس طرح پر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا ہی کے سلسلہ میں برکت ہے۔ کہ وہ دشمنوں کے درمیان پرورش پاتا۔ اور بڑھتا ہے " (الحکم ۱۷۔ جون ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹ

امریکہ میں تبلیغ اسلام

تین ہزار میل کا تبلیغی دورہ

تبلیغی دورہ

گزشتہ رپورٹ تحریر کرنے کے بعد اس عاجز نے ایک تبلیغی دورہ کیا۔ جو بہت طویل تھا۔ کم و بیش ساڑھے تین ہزار میل کا سفر کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لطف و کرم سے یہ سفر نہایت کامیاب و بابرکت ثابت ہوا۔ اور خدمت اسلام کے ایمان افزا و دل خوشکن مواقع ملے :۔

ابتدائے فروری میں میں St Paul شہر میں رہنے والے مسلمانان اہل شام کی دعوت پر وہاں گیا۔ یہ شہر شکاگو سے چھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کے مسلمانوں نے مجھے ایک بہت بڑے ہوٹل میں ٹھیرایا۔ اور وہیں تقریروں کا انتظام کیا ہیں نے ایک ہفتہ قیام کیا۔ ہر روز تقریر ہوتی تھی۔ بعض دفعہ روزانہ دو دو دفعہ بھی تقریر کرنی پڑتی۔ ہر وقت ملاقاتیوں کی کثرت رہتی۔ اور شبانہ روز تبلیغ اسلام کا غلغلہ رہا۔ مقامی اخبار کے نمائندوں سے بھی ملاقات ہوئی چنانچہ St Paul Despatch نامی روزانہ اخبار نے ایک مبسوط مضمون شائع کیا جس میں میری تقریر کا کچھ حصہ درج کیا۔ جس میں میں نے ثابت کیا تھا۔ کہ دنیا کی مشکلات اسلام ہی حل کر سکتا ہے۔ اس طرح سے ہزاروں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہونچانے کا موقعہ ملا :۔

شامی مسلمانوں کو تبلیغ

شامی مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی بشارت عطا فرمائی۔ ان لوگوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ برائے نام مسلمان ہیں۔ اور ان کی اولاد میں تو اسلام کا نام و نشان بہنے کی بھی صورت نظر نہیں آتی۔ میں نے ان کو اس دردناک حالت کی طرف توجہ دلائی۔ رسالہ مسلم سن رائز کی خریداری کی تحریک کی۔ یہاں دس بارہ خاندان ہیں۔ سب رسالہ کے خریدار بنے۔ اور ایک انجمن قائم کی۔ یہ لوگ مجھ سے بہت احترام سے پیش آئے اور صداقت اسلام کے سچے دل سے معترف ہیں :۔

میں Cedar Repids سے St Paul نامی شہر میں گیا۔ وہاں بھی شامی مسلمانوں کے چند خاندان رہتے ہیں۔ ایک ہفتہ قیام کیا۔ ہر روز وقت شب کسی کے گھر میں جلسہ ہوتا۔ اور میں تقریر کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کا ذکر درمیان میں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب اور مولانا ابو العطاء صاحب مبلغ شام کا رسالہ ان میں تقسیم کرتا۔ ان تقریروں کا اثر ان لوگوں پر محض اللہ بہت نیز معمولی طور پر ہوا۔ تقریروں میں بعض دفعہ امریکن لوگوں کو بھی لے آتے تھے۔ دو عیسائی عورتیں داخل اسلام ہوئیں۔ ۱۷ خاندان مسلمانوں کے بستے ہیں۔ سب مسلم سن رائز کے خریدار بنے۔ یہ لوگ مجھ سے بے حد محبت اور عقیدت سے پیش آئے۔ ہر ایک چاہتا تھا۔ کہ میں اسی کے گھر میں ٹھیروں۔ اور اصرار کرتے تھے کہ میں اور ٹھیروں۔ جب میں وہاں سے آنے لگا۔ تو کئی لوگ فرط محبت سے چشم پر آب ہو گئے۔

وہاں کے مقامی اخبار میں بھی مضمون شائع ہوا جس میں اسلامی تعلیم اور احمدیت کے مخصوص عقائد کا ذکر تھا۔

مرکز میں واپسی

Cedar Repids سے میں اپنے مرکز شکاگو میں واپس آ گیا۔ جہاں بہت کام جمع پڑا تھا۔ جو وسیع خط و کتابت پر مشتمل تھا۔ ان تین ایام میں میں سوائے اس کام کے اور کسی بات کی طرف توجہ نہ کر سکا۔

نیویارک کا سفر

اس کے بعد میں New York کی طرف روانہ ہوا۔ اور Cleveland سے ہوتے ہوئے Pittsburgh پہونچا۔ یہ شہر ڈاکٹر محمد یوسف خانصاحب آنریری مبلغ اسلام کا مرکز ہے اور وہاں ان کے زیر اثر کالوں کی ایک خاصی جماعت ہے جب میں وہاں پہونچا۔ ڈاکٹر صاحب موجود نہ تھے۔ یہاں ہمارے ایک اور بھائی سید عبد الرحمٰن صاحب ابن جناب سید عزیز الرحمٰن صاحب آف قادیان رہتے ہیں۔ میں ان کے پاس بطور مہمان ٹھیرا۔ اور انہوں نے نہایت محبت اور اخلاص کا سلوک کیا :۔

میں نے Pittsburgh میں چار پانچ دن قیام کیا۔ اور متعدد دلیکچر دیئے۔ نو مسلمین کو صحیح طور پر اسلامی تعلیم حاصل کرنے۔ اور تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلائی۔

نیویارک میں تقریریں

Pittsburgh سے میں New York کی طرف روانہ ہوا۔ جو اس سفر میں میرا منزل مقصود تھا۔ ۱۹ فروری کو میں وہاں پہونچا۔ ۲۸ کو Union Church of Bay Ridge نامی گردوں کے چرچ میں اسلام پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد پندرہ منٹ تک حضار محفل سوالات کرتے رہے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ تقریر نہایت دلچسپی سے سُنی گئی۔ دعوت دینے والوں نے مجھے بعد میں خط لکھا جس کے بعض فقرات کا ترجمہ یہ ہے :۔

گزشتہ چہارشنبہ کو ہمارے چرچ کے شبینہ پروگرام میں شامل ہونے کی آپ نے جو تکلیف فرمائی۔ اس کے لئے میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نہیں خیال کرتا۔ کہ اس سے قبل کبھی کسی سپیکر نے اس قدر دلچسپی یا لوگوں کے لئے ہمدردی کے جذبات کے ماتحت تقریر کی ہو۔ آپ نے ایسی واضح اور بین صداقتیں پیش کیں جن پر ہم متفق ہو سکتے ہیں۔ اور نہایت مؤثر انداز میں باہم تعاون پر زور دیا۔ میری یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ تمام عیسائیوں کو آپ کے خیالات کے سننے کا موقعہ مل سکے :۔

اس تقریر کے علاوہ New York کے ایک اور مشہور چرچ Lexington Church میں جو تعلیم یافتہ گوروں کا چرچ ہے ایک تقریر زیر انتظام World fellowship of faiths ہوئی :۔

انفرادی تبلیغ

New York جانے کی اصل غرض یہ دونوں تقریریں تھیں۔ علاوہ ازیں انفرادی تبلیغ اور لوگوں سے ملاقاتیں بھی کی گئیں۔ جن لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں :۔

الشیخ سلیمان بدور۔ یہ صاحب جریدہ البیان کے جو عربی اخبار New York سے شائع ہوتا ہے ایڈیٹر ہیں۔ ہمیشہ مجھ سے لطف و احسان سے پیش آتے ہیں۔ اور ہماری تبلیغی خدمات کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً میرے متعلق شاندار الفاظ میں نوٹ شائع کرتے ہیں۔ اس دفعہ بھی میں نے ان سے ملاقات کی۔ اور سفر کے حالات سُنائے۔ انہوں نے میرے متعلق اپنے جریدہ میں ایک عمدہ نوٹ شائع کیا ہے۔ جزاہ اللہ

خاکسار مطیع الرحمٰن۔ ایم۔ اے۔ مبلغ اسلام۔ امریکہ

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کا جلسہ

۱۲۔ جون ۱۹۳۳ء بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں چند تقریروں کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے تقریر کی جس میں نوجوانوں کو بتایا کہ موجودہ اشتعال انگیز حالات میں انہیں اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا۔ اور دعاؤں پر زور دینا چاہیئے۔ نیز آپ نے نام نہاد احراریوں کی گزشتہ تاریخ پیش کی اور بتایا کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کو ہمیشہ نقصان پہنچایا ہے۔ یہ لوگ دراصل کانگرسی ہیں لیکن چونکہ کانگرس مسلمانوں کی نگاہوں سے گر چکی ہے۔ اس لئے انہوں نے نیا ڈھونگ رچایا ہے۔ جماعت احمدیہ چونکہ ۲۰۔ ۲۲ سال سے حکومت کے ساتھ تعاون کر کے خلاف قانون تحریکوں کا مقابلہ کرتی رہی ہے۔ اس لئے اب یہ لوگ احراریوں کے بھیس میں ہم سے انتقام لینا چاہتے ہیں :۔ صاحب صدر کے ریمارکس کے بعد سکرٹری نے شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جنرل سکرٹری ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

احراریوں کی قادیان میں شرارتیں

قابلِ توجہ ذمہ وار حکّام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کے متعلق ہندو مسلمانوں کا اعلان

گزشتہ سال جب احراریوں نے قادیان میں اپنا اڈا قائم کرنے کی کوشش کی۔ تو ان کی سابقہ نقصان رساں اور امن شکن کارروائیوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے قادیان۔ اور مضافات کے امن پسند غیر احمدی مسلمانوں، ہندوؤں۔ اور سکھوں نے ایک اعلان شائع کیا۔ جس میں ایک طرف تو احراریوں کے رویہ کو امن شکن قرار دیتے ہوئے ان کی سرگرمیوں سے اپنی علیحدگی کا اظہار کیا۔ اور دوسری طرف حکام کو توجہ دلائی۔ کہ اگر احراری اس علاقہ کو اپنے لئے میدان عمل بنائیں۔ تو انہیں روک دیا جائے۔ کیونکہ اس سے لوگوں کے تعلقات کے خراب ہونے اور امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے۔

عدمِ توجہ کا نتیجہ

اس درخواست کی جو قادیان اور اردگرد کے کئی ایک دیہات کے مسلمان اور سکھ نمبرداروں۔ اور دوسرے معززین کی طرف سے عین اس وقت حکام سے کی گئی تھی۔ جبکہ احراری اس علاقہ میں قدم جمانے کی تجاویز ہی کر رہے تھے۔ چونکہ اہمیت نہ سمجھی گئی اس لئے نتیجہ یہ رونما ہو رہا ہے۔ کہ احراریوں نے قادیان میں ڈیرہ جما کر خلاف امن کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ جن کی وجہ سے نقضِ امن کے خطرات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس علاقہ کے ہندو و مسلمان احمدی۔ غیر احمدی جو احراریوں کے آنے سے قبل امن و امان کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان میں ناچاقی اور کشمکش پیدا کر کے ان کے تعلقات کشیدہ بنائے جا رہے ہیں۔ اور حکام کو بالکل غلط اور بے سر و پا رپورٹیں بھیج بھیج کر پریشان کیا جا رہا ہے۔ ذمہ وار حکام اگر ان شکایات کے متعلق ہی غور کریں۔ جو احراریوں کی انجمن سے کی جا رہی ہیں۔ تو انہیں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احراریوں کے آنے کے بعد سے ان کی بھرمار نتیجہ ہے احراریوں کی اس شورش انگیزی اور فتنہ پردازی کا۔ جس کا مظاہرہ جہاں جہاں بھی وہ پہنچے کرتے چلے آتے ہیں۔ حکومت احراریوں کے طریق عمل سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔ قانون شکنی اور فتنہ انگیزی ان کا مقصد رہا ہے۔ اور اسی مقصد کو لے کر وہ قادیان آئے ہیں ورنہ ان کے آنے سے قبل نہ قادیان کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں نے کبھی اس طرح احمدیوں کے خلاف شکایات کیں اور نہ مضافات کے لوگوں نے۔ بلکہ ان کے آپس میں نہایت اچھے تعلقات تھے۔ حتےٰ کہ مذبح کے سلسلہ میں جو کشمکش پیدا ہو گئی تھی۔ وہ بھی لوگ بھول چکے تھے۔ چنانچہ گزشتہ سال جماعت احمدیہ کی ایک تقریب میں قادیان کے تمام ہندو اور سکھ معززین نے بخوشی شرکت اختیار کی۔ غرض جماعت احمدیہ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں اور ہندوؤں و سکھوں کے دوستانہ تعلقات تھے کسی کو کسی قسم کی شکایت نہ تھی۔ اور یہ بات حکام بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں کبھی انہیں کوئی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔ لیکن جب سے احراری آئے ہیں وہ کوئی نہ کوئی فتنہ اٹھائے رکھتے ہیں۔ اور ہر وقت اس بات کے درپے رہتے ہیں۔ کہ قادیان اور مضافات کے باشندوں کے تعلقات کو خراب کریں۔ اور حکام کو پریشانی میں مبتلا رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر تصادم کرانے کی کوشش

چھوٹی موٹی شرارتوں کے علاوہ جن کا سلسلہ ان کی طرف سے روزانہ جاری رہتا ہے انہوں نے ایک بہت بڑی شرارت اس موقعہ پر کی۔ جبکہ گزشتہ دسمبر کے آخری ایام میں حسب معمول جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ یعنی عین انہی ایام میں احراری ایجنٹوں نے قادیان میں ایک جلسہ کیا۔ جس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہ تھی۔ کہ احمدیوں کی دل آزاری کی جائے۔ اس کے لئے جہاں انہوں نے موقعہ ایسا رکھا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں ہندوستان کے ہر حصہ کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ وہاں احمدیوں کی دوکانوں اور مکانوں پر اشتعال انگیز اشتہارات بھی چسپاں کئے۔ تا کسی نہ کسی طرح فساد پیدا کریں۔ احراریوں کے لئے یہ ایام کسی قسم کی خصوصیت نہ رکھتے تھے جبکہ جماعت احمدیہ گزشتہ بیالیس سال سے انہی ایام میں جلسہ کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور چونکہ ان ایام میں جلسہ بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ نے قرار دیا ہے۔ اس لئے احمدیوں کے نزدیک ان ایام میں جلسہ دینی فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور وہ اس میں شریک ہونا مذہبی طور پر ضروری سمجھتے ہیں۔ اسی لئے دور دراز کے علاقوں سے بہ تعداد کثیر سخت سردی کے ایام میں اور کافی اخراجات برداشت کر کے لوگ آتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر احراریوں کا احمدیوں کے خلاف مرکزِ احمدیت میں جہاں ۲۰ ہزار کے قریب آدمی جمع تھے۔ جلسہ کرنا۔ اور اس کے متعلق نہایت اشتعال انگیز اشتہارات شائع کرنا سوائے فتنہ پردازی۔ اور شرارت کے اور کوئی غرض نہیں رکھتا تھا۔ اگر ان کے مدنظر یہ بات نہ ہوتی۔ تو وہ دوسرے ایام میں جلسہ کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے محض احمدیوں کی دل آزاری کے لئے ایسا موقعہ تجویز کیا۔ جبکہ قادیان میں احمدیوں کا بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اور اس طرح کوشش کی گئی کہ احمدیوں سے تصادم پیدا کر کے فتنہ اٹھائیں۔

غرض جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر احراریوں نے فتنہ و فساد پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور عام حالات میں اتنے بڑے مجمع میں فساد کا پیدا ہو جانا بالکل معمولی بات تھی لیکن جماعت احمدیہ انتظام اور کنٹرول کے ماتحت سخت سے سخت اشتعال دلائے جانے پر بھی پُرامن رہی۔

تعمیرِ مسجد کا شاخسانہ

پھر احراریوں نے تعمیر مسجد کا شاخسانہ کھڑا کر دیا۔ اور شور مچانے لگ گئے۔ کہ احمدیوں نے انہیں تعمیر مسجد سے جبراً روک دیا۔ اور عبادت کرنے سے محروم کر رکھا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے نہ کسی نے مسجد بنانے سے روکا۔ نہ کوئی احمدی مزاحم ہوا۔ صرف سمال ٹاؤن کمیٹی نے حسب قاعدہ نقشہ طلب کیا۔ اور نقشہ کی منظوری تک تعمیر سے باز رہنے کی ہدایت کی۔ لیکن وہی جگہ جہاں مسجد تعمیر کرنے کے لئے نہایت بے تابی کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ اور جس کی آڑ میں احمدیوں کے خلاف شور مچایا جا رہا تھا جس کے متعلق حکام کو تاریں دی گئی تھیں اور خوفناک فساد کا خدشہ بتایا گیا مجسٹریٹ علاقہ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر تشریف لائے آج کس میرسی کی حالت میں پڑی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس شورا شوری کا جو احراریوں کی طرف سے ظاہر کی گئی۔ مطلب صرف یہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف حکام اور نا واقف پبلک میں غلط فہمی پیدا کریں۔ اور فتنہ انگیزی کے ذریعہ چندہ بٹورنے کی صورت اختیار کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھوں کے جلسہ میں اشتعال انگیزی

پھر حال ہی میں سکھوں کا جو جلسہ قادیان کے قریب ہوا۔ اس میں احراری نمائندہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ اور سکھوں کو تحریک کی۔ کہ احراریوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تکلیف پہونچائیں۔ اس موقعہ پر بابا کھڑک سنگھ صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ ان کا موجب بھی زیادہ تر احراری ہی ہوئے جنہوں نے ان کو غلط بیانیوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی۔

مسلسل شرارت

ان سب سے بڑھ کر جو شرارت مسلسل کی جارہی ہے وہ یہ ہے کہ ہر جمعہ کو ایک مسجد میں نہایت اشتعال انگیز اور دل آزار تقریر کی جاتی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے پیشواؤں۔ اور بزرگوں پر نہایت گندے اتہام لگائے جاتے ہیں۔ احمدیوں کو قاتل اور سفاک قرار دیا جاتا ہے۔ ہر رنگ سے تحقیر کی جاتی ہے۔ اور لوگوں کو فتنہ و فساد کے لئے اکسایا جاتا ہے۔ پھر کچھ فتنہ پرداز لوگ جگہ بجگہ دل آزار گفتگو کرتے پھرتے ہیں کہ احمدیوں کی دوکانوں پر جا کر بیہودہ سرائی سے باز نہیں آتے۔ مسجد میں ایک عرصہ سے اس قسم کی فتنہ انگیز تقریریں کی جارہی ہیں۔ جن میں کھلم کھلا بدزبانی اور بدگوئی کی جاتی ہے۔

ذمہ وار حکام سے گزارش

اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جو کچھ وہاں کیا جاتا ہے اس کی پوری رپورٹ حکام کو پہونچتی ہے۔ یا نہیں۔ تاہم جو رپورٹ بھی پہونچتی ہو۔ وہ اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے بالکل کافی ہے۔ کہ احراری نقض امن میں پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی اشتعال انگیزی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور وہ یہ سمجھ کر کہ کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ روز بروز بڑھتے جارہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ ذمہ وار حکام جلد سے جلد توجہ کریں گے اور احراریوں کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی کا پورا پورا انسداد کرنا ضروری سمجھیں گے۔ جماعت احمدیہ اگر اپنے انتظام اور کنٹرول کی وجہ سے احراریوں کو کسی قسم کے فساد کا موقعہ نہیں دے رہی۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ احراریوں کی طرف سے فتنہ پردازی میں کوئی کمی ہو رہی ہے وہ اپنی طرف سے جھگڑا۔ اور فساد پیدا کرنے میں ہر وقت کوشاں ہیں۔ حکام کا فرض ہے۔ کہ ان کی خلاف امن سرگرمیوں کا انسداد کریں۔ اور انہیں قانون کا احترام کرنا سکھائیں۔ احراریوں کے نزدیک قانون شکنی سب سے بڑا کمال ہے۔ اور ان کی گزشتہ ہسٹری میں یہی بات سب سے نمایاں نظر آتی ہے۔ اور اسی کو جماعت احمدیہ کے متعلق استعمال کر رہے ہیں۔ حکام کا فرض ہے۔ کہ ان کی قانون شکنی کا انسداد کریں۔

ہندوؤں کی وطن پرستی کی حقیقت

وہ ہندو جو مسلمانوں کو سول نافرمانی اور قانون شکنی کی تحریکات میں جنہیں موجودہ حکومت کو تہ و بالا کرنے کے لئے کانگرس نے جاری کیا۔ حصہ نہ لینے کی وجہ سے ملک اور قوم کے غدار قرار دیتے تھے جن کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی کو شیطانی حکومت نہ سمجھنے والے مسلمان گشتنی اور گردن زدنی تھے۔ جو حکومت کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے میں شریک نہ ہونے والے مسلمانوں کو اُٹھتے بیٹھتے کوستے رہتے تھے۔ وہ اب سول نافرمانی کو ملتوی کر کے نہ صرف کونسلوں اور اسمبلی میں داخل ہونے کے لئے بیتاب ہو رہے ہیں بلکہ حکومت انگریزی پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان سے بڑھ کر حکومت انگریزی کا کوئی خیر خواہ ہی نہیں اور اگر حکومت فرقہ وارانہ فیصلہ کو منسوخ کر کے اقلیتوں اور خاصکر مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کر دے۔ تو ہندو ہر اس سکیم کو منظور کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ جو حکومت کی طرف سے پیش کی جائے گی۔ چنانچہ پنجاب پراونشل ہندو یوتھ لیگ کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ

"اگر کمیونل ایوارڈ کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور اصلاحات کی بنیاد ایسی سکیم پر رکھی جائے۔ جو ہندوستان اور انگلینڈ دونوں کے لئے فائدہ مند ہو۔ اور جس سے برطانوی لوگوں اور ہندوؤں میں باہمی عدم اعتمادی کا اظہار نہ ہوتا ہو۔ تو ہندو اس سکیم کو منظور کرنے۔ اور اس پر عمل کرنے کو تیار ہونگے۔ وائٹ ہال اور شملہ والوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی اصلاحات کی سکیم کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی انگلینڈ اور ہندوستان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔ جب تک کہ دونوں ممالک کے باشندوں کو دوستانہ حصہ داری کا یقین نہ ہو جائے۔ اور اس قسم کا باہمی اتحاد پیدا کئے بغیر رجعت پسند اقلیتوں کی مدد سے ہندوستان پر حکومت کرنے سے ایک ایسی ہولناک صورت پیدا ہوسکتی ہے جو ہندوؤں اور برطانوی لوگوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی"

(ملاپ ۲-جون)

دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہندو حکومت کی ہر بات ماننے اور ہر رنگ میں تعاون کر کے اسے مستحکم کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کر دے۔ یہ ہے ان لوگوں کی وطن پرستی جو کل تک محض اس لئے مسلمانوں کو غدار قرار دیتے تھے۔ کہ وہ ان کی خلاف قانون حرکات میں شریک نہ ہوتے تھے۔ اور یہ ہے کامل آزادی حاصل کرنے والوں کی حقیقت۔ کہ وہ برطانی لوگوں کی ہر بات ماننے کے لئے آمادگی ظاہر کر رہے ہیں۔ بشرطیکہ مسلمانوں کو کلیۃً نظر انداز کر دیا جائے۔

حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کی غرض محض یہ ہے۔ کہ اب حکومت کے خیر خواہ بن کر اور اس کے ساتھ مل کر ان اقوام کو بالکل کمزور بنا دیں۔ جو کانگرس کی قانون شکنی کے زمانہ میں نہ صرف قانون کی پابند رہی ہیں۔ بلکہ حکومت کے لئے بھی بہت بڑی تقویت کا باعث بنی ہیں۔ اور پھر حکومت پر وار کیا جائے۔

گاندھی جی کا مشورہ سرخپوشوں کو

سرحدی سرخپوشوں سے پابندیاں نہ ہٹائے جانے کو پیش نظر رکھتے ہوئے گاندھی جی نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ

"اس وقت جبکہ سول نافرمانی معطل کر دی گئی ہے۔ اور اس کا تعطل گورنمنٹ پر اس کے اثر سے بے نیاز ہو کر دیگر گہری وجوہات کی بنا پر کیا گیا ہے۔ خدائی خدمتگاروں کی ڈیوٹی صاف ہے۔ کہ وہ اس تعطل کے زمانہ میں قانون کی پابندی بجا لائیں۔ سول نافرمانی کرنے والے ستیہ گرہیوں کو اپنی مرضی سے قانون کی اطاعت کرنا بھی سیکھنا چاہیئے۔ خواہ وہ قانون کتنے بھی نکلیف دہ کیوں نہ ہوں۔ اس قسم کی اطاعت اگر سوچ سمجھ کر کی جائے۔ تو اس سے بہت بھاری طاقت حاصل ہوسکتی ہے۔ اور اس قسم کی اطاعت اکثر نافرمانی کو قطعی طور پر غیر ضروری بنا دیتی ہے۔ یہ مشورہ خدائی خدمتگاروں کی شجاعت۔ قربانی اور خان عبدالغفار خان کی اسیری کے خلاف ان کے دلوں میں ناراضگی کا پورے طور پر احساس کرتے ہوئے بھی دے رہا ہوں" (ملاپ ۱۴ جون)

اگر سرحدی سرخپوش خدائی خدمتگار کہلا کر اس بات کے منتظر تھے۔ کہ گاندھی جی انہیں قانون کی پابندی کرنے کی تلقین کریں تب وہ سول نافرمانی کرنے کا خیال ترک کریں۔ اور وہ محض گاندھی جی کے آلۂ کار بن کر کانگرس کو تقویت پہنچانے۔ اور ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے مصائب کو دعوت دے رہے تھے۔ تو اب انہیں گاندھی جی کے ارشاد کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر انہوں نے کسی مقصد اور مدعا کے لئے سول نافرمانی اور قانون شکنی کی تکالیف جھیلنی شروع کی تھیں۔ اور اب ان پر واضح ہو چکا ہے کہ اس مقصد کا اس طرح حاصل ہونا ناممکن ہے۔ تو پھر خود بخود سول نافرمانی سے قطع تعلق کر لینے کا اعلان کر دینا چاہیئے گاندھی جی کے اس وقت مشورہ دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے حکم سے سول نافرمانی ملتوی کرائیں تاکہ جب پھر وہ چاہیں شروع کرا سکیں۔ اس امید کو باطل ثابت کرنے کے لئے سرحدی سرخپوشوں کو اپنا طریق عمل خود تجویز کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۱؍جون بعد نماز عصر

بعض مخلصین کا ذکر

چودہری برکت علی خان صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی لڑکی کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

گلے کی تکلیف کی وجہ سے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ اور میں نے اس نکاح کا اعلان خود کرنا اس لئے منظور کر لیا تھا۔ کہ میری نگاہ میں فریقین مخلص ہیں۔

چودہری برکت علی صاحب

جن کی لڑکی کا نکاح ہے۔ بچپن سے قادیان آئے۔ اور ان چند اشخاص میں سے ہیں۔ جو محبت۔ کوشش اور اخلاص سے کام کرنے والے ہیں۔ اور جن کے سپرد کوئی کام کر کے پھر انہیں یاددہانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان افراد میں سے ایک فرد

عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلوی مرحوم

تھے۔ وہ میرے ہم جماعت تھے۔ نواب محمد علی خان صاحب قادیان میں آمد کے ساتھ جن دو لڑکوں کو لائے تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھے۔ میرا ان کے متعلق ہمیشہ یہ تجربہ رہا۔ کہ جس کام پر وہ لگے۔ اسے اس تندہی اور انہماک سے کیا۔ کہ اس طرح اپنا کام بھی کم لوگ کرتے ہیں۔ کوئی کام بیاہ شادی کا یا پبلک سے تعلق رکھنے والا کسی کا ہوتا۔ اس میں منتظم بن جاتے۔ اور خوب سرگرمی سے کرتے۔ دوسرے اس رنگ میں کام کرنے والے

شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی

ہیں۔ رفاہ عام کا کوئی کام ہو۔ نہایت بشاشت۔ استقلال اور شوق سے کرتے ہیں۔ عام پبلک کاموں میں تو میں نے چودہری برکت علی صاحب کو نہیں دیکھا۔ مگر جن کاموں پر ان کو لگایا گیا۔ ان کے متعلق میرا ذاتی تجربہ اور افسروں کی رپورٹ یہی ہے۔ کہ اخلاص اور سرگرمی سے کام کیا۔ دوسری طرف

محمد اسمٰعیل صاحب

ہیں۔ جو قریباً ان پڑھ ہیں۔ اور معماری کا کام کرتے ہیں۔ گو ان کے کام کی نوعیت کی وجہ سے مجھے ان سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ مگر ان کا اخلاص مختلف نوعیت سے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اخلاص کی بنا ایمان پر ہوتی ہے۔ نہ کہ ظاہری تعلیم پر۔ وہ بھی مخلص ہیں۔ باوجود اس کے کہ آج میرے گلے سے بلغم خون آمیز خارج ہو رہی ہے۔ میں نے اس نکاح کے اعلان کو اپنے ذمہ لیا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان دونوں پر جو حسن ظنی ہے۔ وہ اس نکاح کے بعد آپس کے حسن سلوک سے نہ صرف قائم رہے گی۔ بلکہ ترقی کرے گی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ فقرہ لمبے خطبۂ نکاح سے زیادہ معنے رکھتا ہے۔ اور فریقین کی نصیحت کے لئے لمبے خطبہ سے زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

ایک سماٹری نوجوان کو نصیحت

سماٹرا کے ایک نوجوان محمد ایوب صاحب القاضی جو قریباً چار سال قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن سماٹرا کو روانہ ہوئے۔ تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی۔ کہ حضور اپنے ہاتھ سے کوئی نصیحت لکھ کر مرحمت فرمائیں۔ اس پر حضور نے حسب ذیل سطور لکھ کر عطا فرمائیں۔

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں زیادہ تو نہیں لکھ سکتا۔ لیکن چونکہ آپ ایک عرصہ تک قادیان رہنے کے بعد جا رہے ہیں۔ آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے اول تو اللہ تعالیٰ کی ان تازہ وحیوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی ہیں۔ پڑھتے رہیں اور اس کے تازہ نشانات کو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ قیمتی شئے انسان کے لئے اور کوئی نہیں۔

یقین رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ پس ہر ضرورت پر اسی کی طرف جھکیں۔ اور اسی سے دعا کریں کہ اس سے زیادہ خیر خواہ بندہ کا اور کوئی نہیں۔

نماز کو ایک ایسا فرض سمجھیں۔ کہ جسے کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا۔ حضر سفر۔ تندرستی۔ بیماری۔ کسی حالت میں بھی نماز میں کوتاہی نہ ہو۔ تبلیغ نہ صرف ایک فرض ہے۔ بلکہ خدمت خلق بھی ہے۔ جب انسان دوسرے کو ڈوبتے ہوئے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ اسے خدا تعالیٰ سے دور ہوتے دیکھ کر کب خاموش بیٹھ سکتا ہے۔

اخلاق فاضلہ ایمان کی علامتوں میں سے ہیں۔ اور اس کا خوشنما پھل ہیں۔ پس اخلاق فاضلہ کے حصول اور ان پر کاربند ہونے کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کہ بے ثمر درخت کی طرح وہ ایمان بھی کام کا نہیں۔ جس کے ساتھ اخلاق فاضلہ نہ ہوں۔

ہمیشہ مرکز سے تعلق رکھیں۔ کہ جو شاخ جڑ سے کٹ جاتی خشک ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے اہل ملک کو ہدایت عطا فرمائے۔ اور آپ کے ملک کو احمدیت کا ایک اہم مرکز بنائے۔ کہ وہ ملک ہندوستان کے سوا سب دوسرے ملکوں سے اس نور کی طرف زیادہ توجہ کر رہا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

مقصد پیدائش کو یاد رکھنا چاہیئے

پچھلے دنوں لاہور میں ایک صاحب کی درخواست پر حضور نے حسب ذیل نصیحت لکھ کر انہیں مرحمت فرمائی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

انسان کو اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اس مقام عالی کے حصول کے لئے جو اس کے پیدا کرنے والے نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔ ہر دم جدوجہد کرتے رہنا چاہیئے۔ قریب کی چیز بظاہر بڑی اور دور کی بڑی چھوٹی نظر آتی ہے۔ لیکن بڑی وہی ہے۔ جو حقیقت میں بڑی ہے۔ جو اس فریب نظر کو نہیں سمجھتا۔ ذلت کو عزت اور عزت کو ذلت سمجھ کر اپنی ہلاکت کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتا ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ انسان ان امور میں اسی کے فیصلہ کو قبول کرے۔ جس کے لئے سب جہات یکساں اور سب فاصلے برابر ہیں۔ تا غلطی سے محفوظ رہے۔ اور فریب نظر کا شکار نہ ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد ۲۲؍ ۵؍ ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح ربّانی کی طرف سے صلح کا پیغام

اقوامِ ہند کے نام

دنیا میں جسقدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان کے پیروان خدا تعالےٰ کی تمام روحانی نعمتوں کو اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے ملک کے ساتھ ہی مخصوص سمجھتے ہیں۔ اور دوسری قوموں اور ملکوں کو ان سے بکلی محروم قرار دیتے ہیں۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا خیال ہے۔ کہ جسقدر خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول آئے۔ وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے اور انہی کے خاندان میں تمام الہامی کتابیں اتریں۔ اسی طرح ہندو صاحبان بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہیں گیا۔ اور ہندوستان سے باہر اللہ تعالےٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا۔ اور نہ ہی کوئی کتاب اتاری۔ اور پارسی بھی یہی سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے الہام اور وحی سے صرف انہی کی قوم کو نوازا۔ اور دوسری کسی قوم کو اس نعمت سے بہرہ ور نہیں کیا۔ غرضیکہ ہر قوم خدا تعالےٰ کی وحی اور الہام کو اپنے تک ہی محدود خیال کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ قومیں صرف اپنے اپنے بزرگوں اور اپنی الہامی کتابوں کی عزت کرتی ہیں۔ اور دوسرے مذاہب اور قوموں کے بزرگوں اور الہامی کتابوں کی نہ صرف یہ کہ عزت ہی نہیں کرتیں بلکہ ان کے خلاف ایسی نکتہ چینی کرتی ہیں۔ جو بسا اوقات گالی کی حد تک پہنچ کر نہایت درجہ دلآزاری کا موجب ہوتی ہے ؛

چونکہ پہلے دنیا پر بہت سے زمانے ایسے گذرے ہیں جب کہ ایک قوم دوسری قوم اور ایک ملک دوسرے ملک کے حالات اور وجود سے بکلی بے خبر تھا۔ اس لئے جس قوم یا ملک میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی کتاب یا رسول آیا۔ تو اس نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہی خیال کر لیا۔ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہونی چاہیئے تھی۔ وہ یہی ہے۔ اور صرف ہمارا ہی خاندان یا ملک اس سے مخصوص کیا گیا ہے۔ اور باقی دنیا اس سے محروم ہے ؛

اور چونکہ ابتداء میں ایک لمبے عرصہ تک ایک قوم دوسری قوم سے پردہ میں تھی۔ اور ایک ملک دوسرے ملک سے مخفی اور مستور تھا۔ یہاں تک کہ آریہ ورت کے فاضل یہ سمجھتے تھے کہ کوہ ہمالہ کے پرے کوئی آبادی ہی نہیں۔ اس لئے یہ خیال اس زمانہ میں باہمی کشمکش اور فساد کا موجب نہ ہوا۔ لیکن جوں جوں درمیان سے پردہ اٹھتا گیا۔ اور زمین کی آبادی کے متعلق لوگوں کے معلومات بڑھ گئے۔ اور انسانی تمدن کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا۔ تو ہر مذہب کے مقلدین نے اپنے اپنے مذہب کے لئے مبالغہ کر کے جو خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر کی ہوئی تھیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہر قوم دوسری قوم کے مذہب کی تکذیب پر کمربستہ ہو گئی۔ اور ان میں باہمی عداوت اور فساد کی آگ روز بروز تیز ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ جب یہ دشمنی کی آگ اپنی انتہاء کو پہنچ گئی۔ اور بحر و بر میں فساد ہی فساد رونما ہو گیا۔ اور بالآخر دنیا اس کشمکش کی زندگی سے تنگ آ کر محبت اور صلح سے رہنے کی ضرورت محسوس کرنے لگی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی آسمان سے راہ نمائی کی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ انہیں یہ پیغام پہنچایا۔ کہ الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔ یعنی خدا تعالےٰ تمام جہانوں کا رب اور پالنے والا ہے۔ جس طرح وہ جسمانی نعمتوں میں کسی خاص قوم اور ملک کو مخصوص نہیں کرتا۔ اسی طرح اس کی روحانی نعمتیں بھی کسی خاص قوم سے مخصوص نہیں۔ بلکہ وہ ہر قوم میں اپنے رسول اور نبی اور کتابیں بھیجتا ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ درست نہیں۔ کہ کسی خاص قوم یا ملک پر اس کی نظر کرم ہے۔ اور دوسرے اس کی روحانی نعمتوں سے محروم ہیں۔ پھر اس پیغام کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا (۱) وان من امۃٍ الا خلا فیھا نذیر (سورۃ الفاطر ع۳) (۲) و لقد بعثنا فی کل امۃٍ رسولا (سورۃ نحل ع۵) (۳) و لکل قومٍ ھاد (سورۃ رعد ع۱) یعنی ہر قوم میں خدا کے برگزیدہ نبی اور رسول اصلاح کے لئے آئے

اسلام کی اس تعلیم کا منشاء یہ ہے۔ کہ اقوام عالم میں وحدت حوصلہ اور رواداری کی روح پیدا کی جائے۔ اور اس غلط خیال سے کہ صرف ایک ہی قوم کو خدا تعالےٰ نے اپنی وحی اور الہام کے لئے منتخب کیا۔ جو فسادات پیدا ہوتے تھے۔ ان کا سدباب کیا جائے۔ چنانچہ اس کے مطابق ہر مسلمان کو یہ حکم ہے۔ کہ وہ ہر مذہب اور قوم کے نبی اور کتاب کی عزت کرے۔ اور قوموں کے باہمی مذہبی عناد اور بغض کو دور کرنے کا یہی ایک ذریعہ صلح ہے۔ اگر مسلمانوں کی طرح دوسری اقوام بھی تمام مذاہب کے بزرگوں اور کتابوں کی عزت کرنے لگ جائیں۔ تو جسقدر اختلافات آج ہمیں نظر آتے ہیں۔ وہ سب کے سب یکقلم موقوف ہو جائیں۔

اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے۔ جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن شریف وہ قابل تعظیم کتاب ہے۔ جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی۔ اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے۔ کہ اس نے تمام دنیا کی نسبت یہ تعلیم دی ہے۔ کہ لا نفرق بین احدٍ من رسلہ و نحن لہ مسلمون (سورۃ البقرہ ع۱۶) یعنے تم اے مسلمانو! یہ کہو۔ کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان کے متعلق یہ فرق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں۔ اور بعض کو رد کریں۔

قرآن شریف نے خدا کی رحمت عامہ کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے۔ کیا یعقوبؑ اور کیا اسحاقؑ اور کیا موسیٰؑ اور کیا داؤدؑ اور کیا عیسیٰؑ سب کی نبوت کو مان لیا۔ اور ہر ایک قوم کے نبی کو خواہ وہ ہند میں گذرا ہو اور خواہ فارس یا کسی اور ملک میں۔ مکار اور کذاب نہیں کہا۔ بلکہ صاف طور پر یہ تعلیم دے کے کہ ”ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں۔“ تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈال دی مگر کس قدر افسوسناک ناانصافی ہے۔ کہ بانیٔ اسلام جنہوں نے تمام مذاہب کے بزرگوں کی عزت کو قائم کیا ہے۔ دوسری اقوام ان کی ذات پر ناواجب حملے کرتی ہیں۔ پس ہر منصف مزاج انسان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ شرافت اور نیکی ہے۔ کہ جو شخص ہمیں پھول دے۔ اس پر پتھر پھینکا جائے۔ اور جو دودھ پیش کرے۔ اس پر پیشاب گرایا جائے۔

پس اے ہندوؤ! اور عیسائی بھائیو!! اور اے دیگر تمام مذاہب کے ماننے والو!!! آؤ ہم ان مذہبی فسادات کو ترک کر دیں۔ اور ایک ہو جائیں۔ اور باہمی محبت اور اخوت سے اکٹھے رہنے لگ جائیں۔ اور جس طرح اہل اسلام تمہارے بزرگوں کو خدا کی طرف سے سچے مانتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی ان کے پیشوا یعنی نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا مان لو۔ اور آئندہ ایک دوسرے کے بزرگوں کی توہین اور تکذیب چھوڑ دو ؞

نظارت دعوت و تبلیغ نے یہ تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جہاں نہ پہنچا ہو۔ احباب منگا کر تقسیم کریں ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل دنیا کے مذہبی فسادات کو دور کرنے کا یہ مبارک نسخہ تجویز کیا تھا۔ مگر ہمارے زمانہ میں جبکہ یہ فسادات پھر پورے زور کے ساتھ شروع ہو گئے اور دنیا کو ایک روحانی معالج کی ضرورت پڑی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس پیغام کی تجدید کے لئے حضور علیہ السلام کے نائب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا اور آپ کو "سلامتی کا شہزادہ" کا لقب عطا فرمایا۔ اور آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں دوبارہ وہی "پیغام صلح" سنایا۔ جس کی بنیاد آنحضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے پڑی تھی۔ اور تمام مذاہب کو قرآن مجید کے مذکورہ بالا اصل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے ان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ اور انہیں مندرجہ ذیل الفاظ میں مخاطب فرمایا۔

"اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسا زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم ہی کو ہلاک کرتا ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین و دنیا دونوں کو تباہ کرتا ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اوتار کو بدی یا بدزبانی سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سن کر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر سمجھتی ہے جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ اس کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو۔ تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا انسانوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔

جب ہم ... خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔ تو پھر قرآن شریف ... پر کیوں وحشیانہ حملے کئے جائیں ... اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے۔ کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔

پیارو! صلح جیسی کوئی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ ایک ہو جائیں۔ اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان ہوا۔ آؤ اب بھی آزما لو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں۔ بہترین طریق صلح کا یہی ہے۔ ورنہ کسی دوسرے طریق سے صلح کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک پھوڑے کو جو خوفناک اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے اسی حالت میں چھوڑ دیں اور اس کی ظاہری چمک پر خوش ہو جائیں۔ حالانکہ اس کے اندر سڑی ہوئی اور بدبودار پیپ موجود ہے۔

اے مسلمانو! جب کہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اس وجہ سے ان کو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی ہو سکتی ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے۔ مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے۔ صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی۔ جب کہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبان میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول ہے اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کہ کدورتوں کو دھو دے گا۔ اور اگر وہ دن آگئے ہیں۔ کہ یہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں۔ تو خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھول دے گا جس کے لئے ہمارا دل کھول دیا ہے۔

ایسے وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جب کہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آ رہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہ کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو کر کہنے لگ جائیں گے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو قبل اس کے کہ وہ دن آئیں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو مسلم باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی ایسی زیادتی ہے جو صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔"

(مقتبس از رسالہ پیغام صلح)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آج سے ربع صدی قبل یہ پیغام خداوندی سنا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے مگر افسوس کہ ہندوستان کی اقوام نے اس کی طرف پوری طرح توجہ نہ دی اور اس کا نتیجہ وہی ہوا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذکورہ بالا سطور میں بیان کیا ہے۔ یعنی یہ کہ علاوہ آسمانی آفتوں کے جو ملک پر نازل ہوئیں باہمی نفاق اور عداوت کا پودہ بڑھتا گیا۔ اور اس ملک کے رہنے والے نہایت تنگ ہو کر کہہ اٹھے کہ نامعلوم اس بدقسمت ملک کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ گذشتہ پچیس سال کے طویل عرصہ میں نفاق اور عداوت کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے تمام بہی خواہان ملک نے باہمی اتفاق اور اتحاد کی روح پیدا کرنے کے جو وسائل اور ذرائع اختیار کئے۔ وہ سب کے سب جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکام رہے۔ کیونکہ ان کی بنیاد کسی صحیح اصل پر نہ تھی۔

سو اے بھائیو! اگر آپ آرام اور راحت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اب بھی موقعہ ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں۔ مگر یہ خوب یاد رکھو کہ سچی صلح کرانے والا ایک ہی اصل ہے جو اس زمانہ کے روحانی مصلح نے تجویز کیا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی طریق صلح نہیں کرا سکتا۔ پس ہم ایک دفعہ پھر اس پیغام کو آپ تک پہنچاتے ہوئے آپ کو صلح کی دعوت دیتے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الداعی:۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

کے متعلق

ایک ضروری امر

حضرت مسیح موعودؑ کی دعائے مباہلہ

یہ ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مختلف طریقوں سے تصفیہ کے لئے بلایا۔ مگر ہر بار انہوں نے روگردانی سے کام لیا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعائے مباہلہ شائع فرمائی۔ جس میں یہ معیار بیان فرمایا کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا اور کاذب ہوتا ہے۔ صادق سے پہلے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور آخر پر حضور نے الفاظ کے حضور یہ دعا کی۔ کہ

"اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔"

اور اس کے آخر پر تحریر فرمایا۔ کہ

"بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"

اس میں تو کسی کو انکار نہیں۔ کہ یہ دعائے مباہلہ کا ہی اشتہار تھا۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کا بایں الفاظ اقرار بمنزلہ دو شاہدوں کے موجود ہے۔

(ا) "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا۔"

(مرقع قادیانی جلد ا نمبر ۹ بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۰۳)

(ب) "ناظرین آگاہ ہوں گے۔ کہ قادیانی کرشن نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا"

(جلد ۲ نمبر ا بابت ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۹)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا لکھا

جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اشتہار کو اپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کیا۔ تو اس کے نیچے جو کچھ لکھا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ

۱۔ "تمہاری یہ دعا (کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو) کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔" (اہلحدیث مذکور صفحہ ۵)

۲۔ "یہ تحریر تمہاری (یعنے جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو) مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے" صفحہ ۵

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے یہ طریق فیصلہ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو پیش کیا۔ مگر مولوی صاحب نے اسے نہ صرف منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ منظور کرنے والے کو "نادان" قرار دیا۔

اب مولوی ثناء اللہ اور دیگر مولویوں کا اس دعائے مباہلہ کو پیش کر کے اعتراض کرنا بقول مولوی ثناء اللہ صاحب خود "نادان" بننا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی

پس مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ طریق فیصلہ کو کہ "جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو" تو قبول نہ کیا لیکن اس کے برعکس ایک اور طریق فیصلہ جو ان کے نائب نے لکھا۔ اور انہوں نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی پیش کیا جو یہ ہے۔

"قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مداً (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثماً (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ا ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔" (اہلحدیث مذکور حاشیہ صفحہ ۴)

یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ اس طریق فیصلہ کو کہ "جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو" نامنظور قرار دیتے ہوئے اس کے برعکس یہ طریق فیصلہ پیش کیا۔ کہ "سچا جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان کی زندگی میں وفات پائے" چنانچہ اب جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے پیشکردہ طریق فیصلہ پر اپنی خاموشی سے منظوری دے دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمہ طرفین طریق پر ہی یہ فیصلہ صادر فرمایا۔ کہ سچے کو وفات دے کر "جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان" شخص کو لمبی عمر" دی۔

اب ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سچا اور راستباز کون اور عبارت ثانیہ کا مصداق کون ثابت ہوا؟

ایک اور طرح سے

اگرچہ مضمون مندرجہ بالا سے اصل حقیقت اچھی طرح منکشف ہو گئی لیکن میں اس کو ایک اور طرح سے بھی حل کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یوں کہ ہماری جماعت کی طرف سے ہمیشہ یہ امر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ مباہلہ نہ تھا۔ بلکہ دعائے مباہلہ کا اشتہار تھا جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے نامنظور کر دیا۔ اور اپنی طرف سے ایک نیا طریق پیش کیا۔ اور اسی کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا۔

اور اگر یہ مباہلہ ہوتا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اسے جانتے ہیں۔ کہ احادیث صحیحہ کے رو سے میعاد مباہلہ ایک سال ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شیعوں کو مباہلہ کے لئے مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"فمنھا انا ادعوھم الی امر یفتح عینھم و سوا بیننا و بینھم ان نخاصم فی معتبار و نتضرع فی حضرۃ رب قھار و نجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین فان لم یظھر اثر دعائی الی سنۃ فاقبل لنفسی کل عقوبۃ واقر بانھم کانوا من الصادقین و مع ذالک اعطیھم خمسۃ آلاف من الدراھم المروجۃ" (سر الخلافۃ صفحہ ۲۱)

یعنے میں شیعہ اصحاب کو ایک ایسے امر کی دعوت دیتا ہوں۔ جو کہ ان کی آنکھوں کو کھولدے۔ اور ہمارے اور ان کے درمیان اس امر میں برابری ہو گی یعنی ہم ایک میدان میں نکل کر خدائے قہار کے حضور نہایت عجز اور انکسار سے گڑگڑا کر جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ اور اگر میری دعا کا اثر ایک سال تک ظاہر نہ ہوا۔ تو میں اپنے لئے ہر ایک قسم کی سزا قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اور یہ اقرار کروں گا۔ کہ وہ صادقین میں سے ہیں۔ اور مزید برآں ان کو پانچہزار روپیہ بھی بطور انعام دوں گا

اسی طرح آپ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے ایک اشتہار کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ "۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک قطعہ اشتہار مولوی غلام دستگیر صاحب کا میرے پاس پہنچا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف مباہلہ کے لئے مجھے بلاتے ہیں۔ اور ۲۵ شعبان ۱۳۱۴ھ تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی ہے۔ کہ اسی وقت مولوی صاحب پر کوئی عذاب نازل ہو۔ اگر بعد میں ایک سال کے اندر نازل ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو پھر وہ منظور نہیں۔ مگر میں ناظرین کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ مولوی صاحب کی سراسر زبردستی ہے۔ تمام احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی میعاد اثر مباہلہ کی ایک برس رکھا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر اپنے مباہلہ کا اثر بہت جلد مباہلین پر وارد ہونے والا بیان فرمایا ہے۔ سو اس سے برس کی میعاد منسوخ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حدیث میں جو ایک برس کی قید ہے۔ اس سے بھی یہ مراد نہیں ہے۔ کہ برس کا پورا گذر جانا ضروری ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ برس کے اندر عذاب نازل ہو۔ گو دو منٹ کے بعد نازل ہو جائے۔ سو میں بھی اس بات پر ضد نہیں کرتا کہ ضرور برس پورا ہو جائے۔ شائد خدا تعالیٰ بہت جلد اس تکفیر اور تکذیب کی پاداش میں آسمانی عذاب نازل کرے۔ مگر مجھے معلوم نہیں برس کے کس حصہ میں یہ عذاب نازل ہوگا۔ آیا ابتداء میں درمیان میں یا آخیر میں۔ اور میں مامور ہوں۔ کہ مباہلہ کے لئے برس کی میعاد پیش کروں اور مولوی صاحب موصوف اور ہر ایک شخص خوب جانتا ہے۔ کہ برس کی میعاد مسنون ہے۔ کیونکہ لما حال الحول کا وہ لفظ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موُنہہ سے نکلا ہے۔ اگر مباہلہ کے لئے فوراً عذاب نازل ہونا شرط ہوتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حول کا لفظ موُنہہ سے نہ نکالتے۔ کیونکہ اس صورت میں کلام میں تناقض پیدا ہو جاتا ہے۔" (اشتہار ۲۰ شعبان ۱۳۱۳ھ از تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۲)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ ہے۔ اور احادیث صحیحہ کی رو سے یہ ثابت ہے۔ کہ میعاد مباہلہ ایک برس سے متجاوز نہیں ہو سکتی۔ پس اگر یہ بھی مباہلہ ہی تھا۔ تو پھر اس کا اثر بھی ایک سال سے متجاوز نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی میعاد کب سے شروع ہوئی۔ اور سال کب ختم ہوا؟ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار کی ابتدائی تاریخ شمار کی جائے۔ تو ایک سال ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو ختم ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کے اشتہار کی تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء ہے۔ اور اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ ابتدائی تاریخ سمجھیں۔ تو سال ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کو ختم ہوا۔ کیونکہ مولوی صاحب کے اخبار کی تاریخ جس میں آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء ہے۔ پس اگر اس تاریخ یعنے ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اندر حضرت مسیح موعودؑ کا وصال ہوتا تو پھر ہمارے مخالفین کو مباہلہ کا اثر کہنے کا کچھ حق ہوتا مگر اب مولوی ثناء اللہ وغیرہ کا آپ کی وفات کو مباہلہ کا اثر قرار دینا کسی صورت میں بھی جائز و درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اول تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریق فیصلہ کو (کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو) نامنظور کیا۔ اور منظور کرنے والے کو نادان قرار دیا۔ دوم میعاد مباہلہ ایک سال سے متجاوز نہیں ہو سکتی۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سال کے بعد واقع ہوئی۔ سوم مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو طریق فیصلہ پیش کیا۔ وہ یہ تھا کہ "خدا تعالےٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں

فیروز والا میں کامیاب مناظرہ

(مراسلات)

۲۵ و ۲۶ مئی ۱۹۳۲ء بمقام فیروز والا مابین جماعت احمدیہ و اہل سنت مناظرہ منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے و مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ علاوہ ان کے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ چودہری دل محمد صاحب مولوی فاضل و مولوی غلام مصطفیٰ صاحب بدوملہوی بھی تشریف لائے تھے۔ اہل سنت کی طرف سے میاں لال حسین صاحب لاہوری و مولوی محمد چراغ صاحب گوجرانوالہ و مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑوی مناظر تھے۔ مضامین مناظرہ صداقت مسیح موعود۔ حیات و وفات مسیح ناصری و اجرائے نبوت تھے۔ پہلے روز ۲۵ مئی بعد نماز عشاء مناظرہ مابین ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے و میاں لال حسین صاحب صداقت مسیح موعودؑ پر ہوا۔ جس کی نسبت پبلک کی رائے باستثناء چند اعدائے ملت احمدیہ و عقل و انصاف یہ ہے۔ کہ مناظر جماعت احمدیہ کو نمایاں طور پر کامیابی حاصل ہوئی۔ اور جو محرومی علم و اخلاق میاں لال حسین صاحب کی دیکھنے میں آئی۔ اس کی نسبت خود اراکین اہل سنت نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اگر اس کی نسبت اس قدر کم بضاعت ہونے کا علم ہوتا تو اس کو بطور مناظر کبھی نہ بلواتے۔

دوسرے روز مولوی محمد حسین صاحب اور خادم صاحب کے درمیان وفات مسیح پر مناظرہ ہوا۔ بحث نہایت متانت سے ہوتی رہی۔ خادم صاحب کی سحر بیانی نے اپنے اور بیگانوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔

تیسرے روز اجرائے نبوت پر مابین مولوی محمد چراغ صاحب و مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مناظرہ ہوا۔ گو مناظرہ پیش از وقت ختم کر دیا گیا۔ تاہم امن و امان سے سرانجام ہوا۔ جناب چودہری سردار خان صاحب کا ہم ممبران جماعت احمدیہ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان کے انتظام کے ماتحت جلسہ امن و اطمینان سے ہوا۔

سکرٹری تبلیغ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ

استانی کی ضرورت

احمدیہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے لئے ایک بی۔اے استانی کی ضرورت ہے۔ بی۔اے بی ٹی یا بی۔اے ایس۔اے وی کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ حسب لیاقت ہوگی جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے جلد درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس وغیرہ ۲۵ جون ۱۹۳۲ء تک ناظر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ قادیان کو پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست میں قابلیت سابقہ تجربہ عمر شادی شدہ یا غیر شادی کی تشریح ہونی چاہیئے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ضروری تردید

مورخہ ۲ ؍ جون ۱۹۳۲ء کو ہوس بوٹس مین کا ایک خاص اجلاس ہوا جس میں اپنی قوم کی ترقی اور حکومت کے قوانین کی پابندی کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ اس کے سوا وہاں کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ اس جلسہ کی خبر سنکر پیر حسام الدین دوڑا دوڑا میرے پاس آیا۔ اور ایک ٹائپ شدہ ریزولیوشن مجھے دکھایا جس میں یہ مذکور تھا۔ کہ جناب سید زین العابدین صاحب اور دیگر احمدیوں کو حدود ریاست میں داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ گذشتہ ایجی ٹیشن انہی کے باعث ہوئی تھی۔ مگر چونکہ یہ امر بالکل غلاف واقع تھا۔ اس لئے میں نے اسے رد کر دیا۔

احمدی حضرات نے ہمیشہ قانون کے احترام اور امن قائم رکھنے کی تعلیم دی۔ اور کشمیر کے مظلومین کی ہمدردی کی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے متعلق کوئی اعتراض نہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ اس ریزولیوشن پر کسی شخص کے فرضی دستخط کرا کر اسے میری طرف منسوب کر رہا ہے۔ اور پبلک و حکومت کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا میں اس امر کی تردید بذریعہ اخبار کرتا ہوں

خاکسار محمد اقبال پریذیڈنٹ کشمیر بوٹسمین ایسوسی ایشن سرینگر

ایک احمدی پولیس افسر کی بہادری

۱۹ ؍ مئی موضع بھلاٹیانہ میں ایک ڈاکو رام سنگھ کی موجودگی کی اطلاع محمد یوسف صاحب انچارج چوکی ملن کو ملی۔ جس پر اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب موصوف معہ چند اور ملازمان پولیس وہاں پہنچے۔ ڈاکو مذکور مفرور از جیل ریاست بہاول پور تھا۔ جہاں بیس سال قید کی سزا بھگت رہا تھا۔ اور عرصہ سات آٹھ سال سے مفرور تھا۔ ایام فراری میں اسنے کئی ایک قتل و ڈکیتی کی وارداتیں کیں۔ اس نے بندوق سے اسسٹنٹ سب انسپکٹر صاحب پر فائر کیا۔ جو خطا گیا۔ اور آخر ڈاکو مارا گیا۔ سب انسپکٹر صاحب موصوف نے اس موقعہ پر جس حوصلہ اور بہادری کا ثبوت دیا۔ وہ نہایت قابل تعریف ہے۔ امید ہے۔ کہ اعلےٰ حکام قدردانی کریں گے۔ (نامہ نگار)

تصحیح

الفضل ۱۴۹ صفحہ ۱۰ کالم ۲ وصیت نمبر ۳۸۸۵ میں مغلئی بی بی زوجہ عظیم الدین کی بجائے مولوی علیم الدین پڑھا جائے

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نو مبایعین ۱۹۳۴ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۱۰۱	چوہدری علی بہادر خانصاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱۰۲	محمد شفیع صاحب	〃 لائل پور
۱۱۰۳	محمد حسین صاحب	〃 جھنگ
۱۱۰۴	سید مظفر الحق صاحب	〃 چمپارن
۱۱۰۵	نور حسن صاحب	〃 گورداسپور
۱۱۰۶	محمد علی صاحب	〃 〃
۱۱۰۷	محمد شفیع صاحب	〃 〃
۱۱۰۸	ناظر علی صاحب	〃 〃
۱۱۰۹	غلام نبی صاحب	〃 جالندھر
۱۱۱۰	عبد اللہ صاحب	بڑوچ
۱۱۱۱	نور بیگم صاحبہ	〃
۱۱۱۲	اللہ رکھی صاحبہ	〃
۱۱۱۳	ہدایت اللہ صاحب	ضلع ہزارہ
۱۱۱۴	محمود صاحب	〃 〃
۱۱۱۵	غلام رسول صاحب	〃 سیال کوٹ
۱۱۱۶	محمد شفیع صاحب	〃 〃
۱۱۱۷	ثناء اللہ صاحب	〃 〃
۱۱۱۸	سید فضل الدین صاحب منشی فاضل و ادیب فاضل	لاہور
۱۱۱۹	الہ دین صاحب	ضلع گجرات
۱۱۲۰	محمد حیات صاحب	〃 〃
۱۱۲۱	سردار بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۱۲۲	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۲۳	راج خان صاحب	〃 〃
۱۱۲۴	[illegible] بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۲۵	بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۱۲۶	سرداری صاحبہ	〃 〃
۱۱۲۷	زینب صاحبہ	〃 〃
۱۱۲۸	نوری صاحبہ	جالندھر
۱۱۲۹	مختار بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۰	محمد عمر خان صاحب	مانسہرہ
۱۱۳۱	نادر مرزا صاحب	ضلع بریلی
۱۱۳۲	چوہدری سرفراز صاحب	〃 لائل پور
۱۱۳۳	صوبیاں بیگم صاحبہ	〃 لاہور
۱۱۳۴	مہر نشاں بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۱۳۵	مستری خیر الدین صاحب	بھٹنڈہ

۱۱۳۶	محمد شفیع صاحب	نوشہرہ چھاؤنی
۱۱۳۷	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱۱۳۸	عمر الدین صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۱۳۹	محمد حسین صاحب	〃 گجرات
۱۱۴۰	ملا عالم دین صاحب	
۱۱۴۱	مرزا سعید احمد صاحب	ضلع امرتسر
۱۱۴۲	غلام سرور صاحب	〃 کانگڑہ
۱۱۴۳	حسن محمد صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۱۴۴	فیروز دین صاحب	〃 منٹگمری
۱۱۴۵	رحمت خان صاحب	ریاست بہاولپور
۱۱۴۶	حیات محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱۴۷	سردار حسین صاحب	ریاست بہاولپور
۱۱۴۸	شیخ مداری صاحب	ضلع کٹک
۱۱۴۹	ملک فضل حسین صاحب	〃 گجرات
۱۱۵۰	اصغری بیگم صاحبہ	〃 مظفر نگر
۱۱۵۱	محمد حاجی ایوب صاحب	
۱۱۵۲	اللہ دیا صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۱۵۳	راج بی بی صاحبہ	〃 ورنگل
۱۱۵۴	چوہدری محمد حسین صاحب	〃 تھرپارکر
۱۱۵۵	حسینہ خاتون صاحبہ	
۱۱۵۶	کرم الدین صاحب	کوٹ کپورہ
۱۱۵۷	شیر زمان صاحب	ضلع اٹک
۱۱۵۸	علم دین صاحب	ریاست جموں
۱۱۵۹	احمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۶۰	فیروز دین صاحبہ	〃 〃
۱۱۶۱	شکر اللہ صاحب	〃 〃
۱۱۶۲	شہاب الدین صاحب	〃 〃
۱۱۶۳	عبد الغفور صاحب	〃 〃
۱۱۶۴	غلام حسین صاحب	〃 〃
۱۱۶۵	محمد حسین صاحب	〃 〃
۱۱۶۶	سردار بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۶۷	جان محمد صاحب	حصار
۱۱۶۸	محمد اکبر خان صاحب	ضلع اٹک
۱۱۶۹	فضل کریم صاحب	〃 گورداسپور
۱۱۷۰	ملک فتح حیدر صاحب	〃 منٹگمری

۱۱۷۱	سعید احمد صاحب	ضلع بنوں
۱۱۷۲	اختر النساء بیگم صاحبہ	〃 فیروزپور
۱۱۷۳	محمد شریف صاحب	〃 〃
۱۱۷۴	رمضان علی صاحب	〃 لائل پور
۱۱۷۵	غلام رسول صاحب	〃 〃
۱۱۷۶	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۷۷	میر جان صاحب	بنوں
۱۱۷۸	محمد جان صاحب	〃
۱۱۷۹	چوہدری غلام حسن صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱۸۰	عطاء اللہ صاحب	〃 سرگودہا
۱۱۸۱	موسیٰ خان صاحب	〃 ڈیرہ غازیخان
۱۱۸۲	مجیدہ بیگم صاحبہ	لاہور
۱۱۸۳	محمد اسحاق صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱۸۴	ننھے خان صاحب	لنڈی کوتل
۱۱۸۵	چوہدری محمد الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱۸۶	چوہدری علی محمد صاحب	〃 منٹگمری
۱۱۸۷	امام الدین صاحب	〃 گورداسپور
۱۱۸۸	راج بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۸۹	محمد عمر صاحب	کلکتہ
۱۱۹۰	سید غلام مصطفےٰ صاحب	ضلع امرتسر
۱۱۹۱	طائع بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۱۱۹۲	اے۔ این۔ ایم۔ ڈی صاحب	〃 بریسال
۱۱۹۳	احمد ڈار صاحب	〃 کانگڑہ
۱۱۹۴	فضل دین صاحب	〃 جہلم
۱۱۹۵	کرم داد صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۱۹۶	فتح بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۱۹۷	شیخ عالمگیر صاحب	لاہور
۱۱۹۸	محمد حسین صاحب	〃 گجرات
۱۱۹۹	رابعہ بی بی صاحبہ	〃 منٹگمری
۱۲۰۰	محمد دین صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۲۰۱	محمد شفیع صاحب	حسن ابدال
۱۲۰۲	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع لائل پور
۱۲۰۳	قاسم علی صاحب	فیروزپور
۱۲۰۴	عطاء اللہ صاحب	〃
۱۲۰۵	فضل دین صاحب	〃
۱۲۰۶	محمد اکرم صاحب	سرگودہا
۱۲۰۷	نبی احمد صاحب	〃
۱۲۰۸	محمد حسن صاحب	〃
۱۲۰۹	میراں بخش صاحب	ہوشیارپور

۱۲۱۰	مہتاب بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱۲۱۱	علی محمد صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۲۱۲	نذر حسین صاحب	〃 جہلم
۱۲۱۳	شریف احمد صاحب	〃 مظفرگڑھ
۱۲۱۴	محمد زمان صاحب	
۱۲۱۵	بہادر علی صاحب	
۱۲۱۶	نبی بخش صاحب	ضلع سرگودہا
۱۲۱۷	شیخ محمد حسین صاحب	کلکتہ
۱۲۱۸	اللہ دتہ صاحب	ضلع گورداسپور
۱۲۱۹	محمود الحسن صاحب	لاہور
۱۲۲۰	چوہدری نور الٰہی صاحب	دہلی
۱۲۲۱	چوہدری خادم حسین صاحب	لائل پور
۱۲۲۲	اللہ بخش صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۲۲۳	بنیامین صاحب	〃 لائل پور
۱۲۲۴	چوہدری سردار علی صاحب	〃 ملتان
۱۲۲۵	محمد صادق صاحب	〃 〃
۱۲۲۶	چوہدری اللہ دتہ صاحب	〃 〃
۱۲۲۷	ملک حسن خان صاحب	〃 سرگودہا
۱۲۲۸	خوشی محمد صاحب	〃 لائل پور
۱۲۲۹	غلام رسول صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۲۳۰	عمرا صاحب	〃 لائل پور
۱۲۳۱	رحمت اللہ صاحب	〃 〃
۱۲۳۲	غلاماں صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۲۳۳	محی الدین صاحب	〃 لاہور
۱۲۳۴	احمد خان صاحب	〃 لائل پور
۱۲۳۵	سید احمد صاحب	〃 〃
۱۲۳۶	عبد اللہ شاہ صاحب	〃 〃
۱۲۳۷	عمر صاحب	〃 〃
۱۲۳۸	مراد صاحب	〃 سرگودہا
۱۲۳۹	احمد صاحب	〃 〃
۱۲۴۰	نور صاحب	〃 〃
۱۲۴۱	غلام حسین صاحب	〃 〃
۱۲۴۲	ابراہیم صاحب	〃 〃
۱۲۴۳	بگیلا صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۲۴۴	غلام احمد صاحب	〃 سرگودہا
۱۲۴۵	محمد اکرم صاحب	〃 〃
۱۲۴۶	نبی احمد صاحب	〃 〃
۱۲۴۷	شکر الدین صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۲۴۸	منور علی صاحب	〃 لائل پور

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ جولائی ۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئیے۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔ (پرنسپل طبیہ کالج)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

بیمار دانتوں کا مفید اور بہترین علاج

مسوڑوں سے خون کا نکلنا منہ میں ایک زہریلے سانپ سے کم نہیں ہے۔ صحت کی خرابی کا ملازم ہے جسکی وجہ سے کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ بخار بعض اوقات تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ قوت ہاضمہ برباد ہو جاتی ہے۔ مریض نئی نئی اقسام کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو ٹھنڈی۔ میٹھی۔ خوشبودار کریں فائدہ نہیں دے سکتیں۔ تاوقتیکہ ان زہریلے جراثیم کو ہلاک نہ کیا جائے۔ میں نے بہت غور اور بڑی کوشش سے پانچ قسم کی ادویات تیار کی ہیں۔ جن سے سینکڑوں احباب فائدہ اٹھا چکے ہیں میری ادویات زود اثر اور فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔ نام حسب ذیل ہیں۔ ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل لوشن نمبر ۱ ڈنٹل لوشن نمبر ۲ ڈنٹل پوڈر نمبر ۱ ڈنٹل پوڈر نمبر ۲۔ یہ تمام ادویات عمدہ شیشوں میں بند ہیں ان کی مجموعی قیمت صرف ۶ ؎ رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک امیر غریب دوست خرید سکے فقط والسلام خاکسار: فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریگگنائیزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ کورس ایک سال پراسپکٹس مفت

مینجر

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی۔ یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیرز بٹالہ پنجاب

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت ہو سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ اور تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر ۱۰؎ علاوہ محصول یکمشت منگوانے پر صرف محصول معاف نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کی مجرب ادویہ برائے امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ضرورت رشتہ

میرے ایک نوجوان دوست زمیندار ستر اسی روپیہ آمدنی والی جائداد کے مالک تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ اور نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے مالک اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کے لئے ایک تعلیم یافتہ کنواری رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام۔ چودہری غلام نبی کلرک لوکل مینجر ترن تارن ضلع امرتسر ہو

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصول ۱؎ صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

مالی کی ضرورت

ضرورت ہے قادیان میں ایک مالی کی جو ہر قسم کے پیوند لگانے۔ پھول اگانے۔ سبزی ترکاری چارہ بونے کا کام جانتا ہو۔ خصوصاً پھلدار درختوں کی حفاظت اور پرداخت سے اچھی طرح واقف ہو۔ محنتی ہو۔ اور ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہ سمجھتا ہو۔ امتحان پاس کو ترجیح دی جائیگی درخواستیں معہ نقول اسناد و دیگر حالات بمعرفت ایڈیٹر الفضل قادیان آنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۲ جون بمقام واردھا بند کرے میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام صوبجاتی اور لوکل کمیٹیوں کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ آخر اگست تک تمام انتخابات ختم کرلیں۔ اور کام کے متعلق پندرہ روزہ رپورٹ بھیجا کریں۔ کارروائی کا صحیح طور پر تو کوئی علم نہیں ہوسکا لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ سرخ پوشوں پر سے پابندیوں کو دور نہ کرنے کے متعلق حکومت کے فیصلہ کی بھی مذمت کی گئی۔

کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے سامنے مدراس کے نمائندوں کی طرف سے بمبئی میں منعقد ہونے والے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی جارہی ہے۔ کہ حکومت سے اس پابندی کو دور کرایا جائے۔ جس کے ماتحت طویل سزائیں بھگتنے والے کانگرسی نہ تو انتخابات میں بطور امیدوار کھڑے ہوسکتے ہیں۔ اور نہ ہی ووٹ دے سکتے ہیں۔

دربھنگہ سے ۱۲ جون کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ شب چند مسلح نوجوانوں نے مقتولیا اور حبرائی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان چلتی گاڑی میں ملازمین کو ریوالوروں سے مرعوب کرکے ڈاک لوٹ لی۔ پولیس نے پانچ گرفتاریاں کی ہیں۔ جن میں سے ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کا لڑکا بھی ہے۔

احمد نگر سے ۱۲ جون کی خبر ہے۔ کہ وہاں باد و باراں کا سخت طوفان آیا۔ ایک دہرم سالہ کی عمارت منہدم ہوگئی۔ جس کے نیچے پچاس آدمی دب کر مر گئے۔ جو لغرض پناہ اس میں جمع تھے۔ بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔

شنکر آچاریہ مشہور سناتنی لیڈر نے جنوبی ہند کے سناتنی ہندوؤں کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے ۱۱ جون کو ترچناپلی میں کہا کہ سناتنیوں کو چاہیئے۔ اسمبلی اور کانگرس دونوں پر قبضہ کرلیں۔ تا ہریجن تحریک کا تسلی بخش جواب دیا جاسکے۔ کانگرس کا اجلاس اکتوبر میں ہونا ہے اور اس وقت تک سناتنیوں کو اس میں اکثریت قائم کرلینی چاہیئے۔ نیز ہمیں اپنا ایک پارلیمنٹری بورڈ قائم کرکے اپنے نمائندے کھڑے کرنے چاہئیں۔

حکومت سرحد نے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے کہ قانون امن عامہ ۹ جون سے مزید چھ ماہ کے لئے ضلع پشاور میں نافذ کیا گیا ہے۔ نیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کو غیر معمولی ہنگامی اختیارات دئے گئے ہیں۔

بنگال گورنمنٹ نے ۱۲ جون کو اعلان کیا ہے۔ کہ انیل داس مفرور سیاسی قیدی ایک ماہ کے اندر اندر اپنے آپ کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پیش کردے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو اسے سات سال قید کی سزا دی جائے گی۔

پشاور میں ایک پبلک ہجوم پر ۲۳ اپریل ۳۰ء کو جن گڑھوالی سپاہیوں نے گولی چلانے سے انکار کردیا تھا۔ انہیں طویل سزائیں ہوئی تھیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت نے ان کی قبل از وقت رہائی پر غور کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا تھا۔ جس کی سفارش پر آگرہ جیل سے ۹ جون کو ان میں سے ایک جمعدار رہا کردیا گیا۔ کانگرسی لیڈروں نے جیل کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا۔ اور اس کے اعزاز میں دعوت دی گئی۔

مدراس سے ۱۰ جون کی خبر مظہر ہے۔ کہ ٹرونا ملائی کے علاقہ میں کٹر برہمن ایک اور یگیہ کرنے کی تیاریاں کررہے ہیں۔ جس میں کم سے کم ایک سو بکرے ذبح کئے جائیں گے۔

سر مائلز اروونگ سر سکندر حیات کی جگہ ریونیو ممبر مقرر ہوگئے ہیں۔ شملہ سے ۱۳ جون کی خبر ہے کہ کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک مسلمان ممبر اس بناء پر تحریک التوا پیش کرنے والے ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو اس عہدہ پر کیوں فائز نہیں کیا گیا۔

حکومت ہند نے شملہ سے ۱۳ جون کی اطلاع کے مطابق حکومت سرحد سے دریافت کیا ہے کہ کس قدر سرخپوش مقید ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اطلاع آنے پر انہیں رہا کردیا جائیگا۔ جو لیڈر صوبہ سرحد سے باہر نظر بند ہیں۔ ان کی رہائی کی توقع نہیں۔

شیخوپورہ سے ۱۲ جون کی خبر ہے۔ کہ اس ضلع میں ایسی سخت ژالہ باری ہوئی ہے۔ کہ بعض جگہ زمین میں سوراخ ہوگئے۔ درختوں کے پتے جھڑ گئے۔ فصلیں تباہ ہوگئیں ہزاروں پرندے ہلاک ہوگئے۔ بہت سے آدمی اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قدر ژالہ باری پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

دہلی کے ایک ہندو سوداگر کو ۱۲ جون کی اطلاع کے مطابق انقلاب پسندوں کی طرف سے ایک دس سالہ بچے کے ذریعہ ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ کہ فلاں مقام پر دو سو روپیہ رکھ آؤ۔ ورنہ تمہاری دکان پر بم پھینکا جائیگا۔

شکاگو میں گذشتہ ماہ جو خوفناک آتشزدگی کا واقعہ ہوا تھا۔ جس سے کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کا باعث ایک چوہا تھا۔ جس نے ایک جلتا ہوا لیمپ گرا کر گودام میں آگ لگادی۔

لنڈن کے اخبار ہیرلڈ کے نامہ نگار مقیم برلن نے اطلاع دی ہے۔ کہ مالی مشکلات کی وجہ سے ہٹلر کا اقتدار سخت خطرہ میں ہے۔ تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے نازی فوج بگڑ گئی ہے۔ جاگیرداروں نے حکومت کے تشدد سے تنگ آکر آپس میں اتحاد کرکے ایک علیحدہ فوج بنالی ہے۔ اور جرمنی میں اس وقت انقلاب کے آثار نظر آرہے ہیں۔

بنگال ایسوسی ایشن کلکتہ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر سال صرف کلکتہ میں تیس ہزار اشخاص تپ دق میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جن میں سے تین ہزار ضرور ہلاک ہوجاتے ہیں۔

کلکتہ سے ۱۲ جون کی خبر ہے کہ آسام بنگال ریلوے ۱۱ جون کو جب ایک سٹیشن سے روانہ ہوئی۔ تو یارڈ سے تین میل کے فاصلہ پر چند ایک بنگالی نوجوانوں نے زنجیر کھینچ کر اسے کھڑا کرلیا۔ اور لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے متعدد فائر کئے۔ اور ڈاک کی گاڑی کو لوٹ کر تمام نقدی اور بیمہ وغیرہ لے بھاگے۔ ایک کاغذ جو وہاں گر گیا۔ اس سے پولیس نے سراغ لگا کر ایک نوجوان کے مکان کی تلاشی لی۔ اور سب کچھ برآمد کرلیا۔

بنگال گورنمنٹ نے ۱۲ جون کو گزٹ میں اعلان کے ذریعہ میدنا پور۔ میمن سنگھ۔ چٹا گانگ اور دارجلنگ کے اضلاع کو بنگال کے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت ہنگامی رقبہ جات قرار دیا ہے۔

والئے ٹونک نے جے پور سے ۱۲ جون کی اطلاع کے مطابق ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر کاشتکاروں کو دو لاکھ روپیہ کے ٹیکسوں کی معافی کا اعلان کیا ہے۔

کپورتھلہ سے ۱۲ جون کی خبر ہے کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت کسی قسم کا کوئی جلسہ منعقد نہیں کیا جاسکتا۔ مگر پھر بھی مسلمانوں نے ایک جلسہ کیا۔ اور حکومت کو نوٹس دیا ہے کہ اگر آٹھ دن کے اندر اندر سلطان پور کے حادثہ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ منظور نہ کی گئی۔ تو وہ سول نافرمانی کردیں گے۔

کشمیر گورنمنٹ نے ۱۱ جون کو اعلان کیا ہے۔ کہ اسمبلی کے انتخابات کے لئے ۳ ماہ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

لاہور میونسپلٹی اور بجلی کمپنی کا جھگڑا نازک صورت اختیار کررہا ہے۔ چنانچہ لاہور سے ۱۳ جون کی اطلاع کے مطابق صدر و سکرٹری بلدیہ نیز کمپنی کے نمائندے کو حکومت پنجاب نے بذریعہ ٹیلی فون شملہ طلب کیا ہے۔ تا اس میں مداخلت کرکے اسے مزید بڑھنے سے روک دیا جائے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی